امام خمینی

ایک تمدن ساز شخصیت

یہ امام خمینیؒ کی برسی کا زمانہ ہے اور سر سے پیر تک جدید ترین اور مہلک اسلحوں سے مسلح اسرائیلی فوجیوں اور خالی ہاتھ فلسطینی و لبنانی نوجوانوں کے درمیان جنگی جھڑپوں اور فوجی کارروائیوں کا انسانیت سوز منظر ہماری نگاہوں کے سامنے ہے اور سر دست ہمیں ان پہلوؤں کی نشاندہی کرنی ہے جو دونوں میں قدر مشترک کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گذشتہ ہزاروں سال کے مقابلے میں پچھلی صدی کے دوران تمام علمی، تکنیکی، سیاسی، سماجی، اقتصادی، ثقافتی، ہنری، اخلاقی، ماحولیاتی، انفرادی، اجتماعی، ذاتی، خاندانی، قومی، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیاں اور ترقیاں نہایت حیرت انگیز ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے انسانی سرنوشت کا ہاتھ اچانک اس بٹن پر پڑ گیا ہے جو تاریخ کے پہیہ میں غیر معمولی سرعت و تیزی پیدا کر دیتا ہے اور جس کی وجہ سے ایسا لگتا ہے جیسے انسان کا مستقبل سمٹ سا گیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ اتفاقات جو گذشتہ رفتار و روش کے مطابق ہزاروں سال میں رونما ہوا کرتے تھے وہ آج چند دنوں اور چند برسوں میں وقوع پذیر ہو جاتے ہیں۔ مستقبل کی طرف پیش قدم تاریخ کا یہ تیز گام قافلہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہماری پلاننگ اور منصوبہ بندی کی رفتار بھی دوگنی ہو جائے۔ واضح رہے کہ ان تیز قدم تبدیلیوں اور ترقیوں سے بے خبر اور جمود و ٹھہراؤ سے وابستہ کوئی بھی معاشرہ و مذہب

اور تمدن وثقافت ممکن ہے کہ ان تیز رفتار قافلوں کے قدموں کے نیچے کچلنے سے محفوظ رہ جائے لیکن اس میں کوئی دورائے نہیں کہ مذکورہ مذہب ومعاشرہ اور تمدن وثقافت کی لطافت وشادابی تیز رفتار تبدیلیوں والے قافلے کی گرد وخاک میں دب کر رہ جائے گی۔ اس ناقابل تردید حقیقت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اسلامی تمدن وثقافت کے آئندہ اغراض ومقاصد کا تعین یقیناً ایک لازمی امر ہے اور اسلامی وانسانی تاریخ کے اس مرحلہ میں امام خمینیؒ نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ نہایت اہم اور نمایاں حیثیت کی حامل ہیں۔

جی ہاں! تاریخ اسلام کی اس عظیم الشان شخصیت امام خمینیؒ نے ملت اسلامیہ ایران کی تاریخ کو نئے اہداف ومقاصد سے ہم آہنگ کر دیا اور اس طرح استقلال وآزادی، جمہوری اسلامی جیسے کلیدی وسائل کے ذریعہ ایرانی تاریخ وتہذیب کو آگے بڑھتے رہنے کا راستہ مل گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایرانی عوام کو اپنی تاریخ میں پہلی بار مطلق العنان ظالم شاہی حکومت سے مکمل چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ بیسویں صدی کی اس عظیم ومایہ ناز شخصیت امام خمینی نے اپنے عالمانہ اور دانشمندانہ اقدام کے ذریعہ ایرانی عوام کو اپنی قسمت کے بارے میں فیصلہ کرنے کا بنیادی حق فراہم کر دیا۔ یہ ایرانی قوم کا وہ بنیادی حق ہے جس کو شاہی حکومت نے صدیوں سے اپنے قبضہ میں لے رکھا تھا۔ امام خمینی نے ایرانی سرزمین پر اسلامی جمہوری حکومت کی بنیا نگزاری کے ذریعہ ایک ایسے حکومتی نظام کی تشکیل کا کارنامہ انجام دیا جس کے بموجب ایک عظیم آئین کے قالب میں ملک کی تینوں اہم قومی طاقتیں یعنی قوت عاملہ، قوت مقننہ اور قوت عدلیہ ایک دوسرے سے آلگ تھلگ اور آزاد ہوتے ہوئے بھی ولایت فقیہ کی قیادت میں تمام کام انجام دیتی ہیں۔ واضح رہے کہ پوری دنیا میں کسی بھی ملک کے آئین کی تدوین کرنے والی تنظیم کی تاریخ میں پہلی بار امام خمینی نے

عظیم الشان قیادت کے دوران بھی مسلحانہ جماعتوں اور اسلحہ بردار گروہوں کی کبھی سرپرستی نہیں فرمائی بلکہ ان کی انقلابی جدو جہد کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ ظالم شاہی حکومت کے خلاف اپنے وسیع مگر پرامن مظاہروں کے دوران لاکھوں افراد جن میں مرد و عورت اور بوڑھے و جوان سبھی ہوا کرتے تھے، ایک جگہ پر جمع کر دیا کرتے تھے۔ انہیں اس حقیقت کا بخوبی اندازہ تھا کہ شاہی حکومت جدید ترین امریکی اسلحوں کے ذریعہ مسلحانہ جدو جہد کو بہ آسانی کچل سکتی ہے لیکن لاکھوں پرامن مظاہرین کے مطالبات کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کے علاوہ ظالم حکومت کے پاس کوئی دوسرا چارہ کار نہ ہوگا چنانچہ انہوں نے اپنی اسی غیر مسلحانہ انقلابی راہ وروش کے ذریعہ ظالم شاہی حکومت کو سرنگوں کر دیا اور لبنان و فلسطین کی ستم رسیدہ قوم کو بھی یہی پیغام دیا۔ چنانچہ فلسطینی اور لبنانی عوام کی مختلف جماعتوں نے ایک اسلامی عوامی اور انقلابی تحریک کی شکل اختیار کرتے ہوئے ۵۰ سال کی طویل مدت کے بعد غاصب اسرائیلی حکومت کے چھکے چھڑادئے اور پہلے مرحلے میں

اسلامی جمہوریہ ایران کے آئین میں "جمہوریت کو اسلامیت" سے جوڑتے ہوئے ایک منصوبہ بند سیاسی، اقتصادی، ثقافتی، قانونی اور عدالتی نظام کا اہتمام کیا گیا ہے، جملہ ملکی اور قومی امور و مسائل کی عملی موجودگی کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اور طاقت کو اس کے بنیادی ذخیرہ و مرکز یعنی "عوام کے ووٹ" سے حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ اسلامی تمدن کے مستقبل کو بنانے، سنوارنے اور خوشحال بنانے میں یہ آئین ایک نمونہ اور عمدہ ماڈل کی حیثیت سے کام آسکے۔

ولایت فقیہ جیسے قانونی اور سیاسی نظریہ کی ایجاد کی۔ در حقیقت اسلامی جمہوریہ ایران کا آئین فقط ایک ملک کا دستور العمل ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد اسلامی تاریخ و تمدن اور ثقافت کی راہ میں پیش قدم ہونا ہے۔ اس آئین میں "جمہوریت کو اسلامیت" سے جوڑتے ہوئے ایک منصوبہ بند سیاسی، اقتصادی، ثقافتی، قانونی اور عدالتی نظام کا اہتمام کیا گیا ہے، جملہ ملکی اور قومی امور و مسائل کی عملی موجودگی کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اور طاقت کو اس کے بنیادی ذخیرہ و مرکز یعنی "عوام کے ووٹ" سے حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ اسلامی تمدن کے مستقبل کو بنانے، سنوارنے اور خوشحال بنانے میں یہ آئین ایک نمونہ اور عمدہ ماڈل کی حیثیت سے کام آسکے اور یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ دنیا کے تمام اسلامی معاشروں کے درمیان ایران کا یہ اسلامی جمہوری آئین بڑی حد تک نمونۂ عمل کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسلامی دنیا کے دیگر مصلحین و مجددین اور امام خمینی کے درمیان بس اتنا فرق ہے کہ امام خمینیؒ نے ملت ایران ہی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ عالم کی آئندہ تہذیب و ثقافت اور تاریخ کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اغراض و مقاصد کا تعین کیا ہے اور ملت ایران کو انہیں منصوبہ بند مقاصد کی راہ میں آگے قدم بڑھانے کی ھدایت کی ہے جس کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امام خمینی کو ایک تمدن ساز شخصیت کہنا یقیناً حق بجانب ہو گا۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ دشمنوں نے علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر امام خمینیؒ کے خلاف اس بات کا بھرپور پروپگنڈہ کیا کہ وہ دہشت گردی کی حمایت و قیادت کر رہے ہیں اسلامی انقلاب کی تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اپنی طویل مجاہدانہ اور انقلابی زندگی کے دوران کسی زمانے میں بھی ظلم و تشدد اور قتل و خون کے ذریعہ انقلابی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کی کبھی حمایت نہیں کی۔ انہوں نے انقلاب اسلامی ایران کی

اسرائیلی جلادوں کو اٹل ارادہ رکھنے والے جنوبی لبنان کے عوام کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا پڑا اور کئی دہائیوں کے ناجائز قبضہ کے بعد اسرائیلی فوج کو مقبوضہ علاقوں سے دستبردار ہونا پڑا اور اب فلسطین کے اندر جاری عوامی جدوجہد میں شریک لاکھوں افراد نے غاصب اسرائیلی حکومت کے ناک میں دم کر رکھا ہے اور وہ دن دور نہیں رہ گئے جب دنیا امن پسند اور حق طلب فلسطینی مجاہدوں کے مقابلے میں اسرائیلی حکومت کی شرمناک شکست کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔

واضح رہے کہ غاصب اسرائیلی حکام اور دنیا کی اکلوتی بڑی طاقت اور اس کے اتحادیوں کے ذریعہ مظلوم وامن پسند لبنانی اور فلسطینی عوام کو دہشت گرد کہہ دینے سے مشرق وسطیٰ کے مسائل حل ہونے والے نہیں ہیں اور امام خمینیؒ کی طرف سے مظلوم لبنانی اور فلسطینی عوام کی بھرپور حمایت کا اعلان در حقیقت بین الاقوامی انسانی اور اسلامی اصول و قوانین کے مطابق ہے۔ ۱۹۴۹ء میں ہونے والے جینوا کنونشن (Geneva Convention) کے پروٹوکول نمبر ۱، دفعہ ۴ اور ذیلی دفعہ ۱ کے مطابق غاصب صہیونی حکوت اور اس کی حمایت کرنے والی دنیا کی بڑی طاقتیں مشرق وسطیٰ مذاکرات کے دوران فقط صلح وسلامتی کے قیام میں لگی ہوئی ہیں جبکہ علاقے کے لوگوں کا مطالبہ فقط صلح نہیں بلکہ عدل وانصاف کی بالادستی ہے اور جب تک ظالمین علاقے کے لوگوں کے عوامی مطالبات کو نہیں مان لیتے اور عدل وانصاف کے آگے سر تسلیم خم نہیں کر دیتے صلح وسلامتی کا دعویٰ در حقیقت صلح کی میز کے آمنے سامنے بیٹھ کر محض زبانی جمع خرچ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆